عربی زبان کے فروغ میں
سعودی حکومت کا مثالی کردار

تحریر:۔ چودھری یٰسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ

عربی زبان کی اہمیت، خصوصیت اور فضیلت سے کون واقف نہیں ہے اس کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا گیا اور شریعت کے دیگر تمام احکامات کو بھی حضور اکرم ﷺ پر عربی زبان میں ہی اتارا گیا۔ عربی زبان کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ فصاحت و بلاغت اور معانی میں دنیا کی کوئی زبان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ عربی زبان کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ کے سینکڑوں معانی بنتے ہیں اور ایک ہی معنی و فکر کو بیسیوں الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اہل زبان بھی اس کی وسعت کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ قبل از اسلام قبائل کے درمیان مقابلے میں عربی شعروادب کو معیار بنایا جاتا۔ اچھی شاعری پیش کرنے والے قبیلے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ عربی زبان کو دوسری زبانوں کے مقابلے میں جیتی جاگتی زبان تصور کیا جاتا ہے جبکہ باقی زبانوں کو گونگی - عجمی - سمجھا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد اس زبان کو اور بھی زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی۔ کیونکہ پوری شریعت عربی زبان میں اتاری گئی۔ صحابہ کرامؓ چونکہ جزیرہ عرب سے ہی تعلق رکھتے تھے اور براہ راست عربی بولتے، لکھتے اور سمجھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے آنحضور ﷺ سے بالمشافہ اسلامی تعلیمات حاصل کیں اور اپنے قلب و ذہن کو دین کی روشنی سے منور کیا اور دین کی اصل روح کو سمجھا اور کوئی بھی شخص اگر براہ راست شریعت اور اس کے ماخذ سے مستفید ہونا چاہے تو اس کے لیے ازحد ضروری ہے کہ عربی زبان پر مکمل عبور حاصل

کرے۔ خلفاء راشدین کے دور میں جب فتوحات کا سلسلہ وسیع ہوا روم اور فارس کے علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے تو عربوں کا عجمیوں کے ساتھ میل جول بڑھا۔ ساتھ ہی یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ جو لوگ براہ راست شریعت سے مستفید نہیں ہو سکتے اور عربی زبان سے ناواقف ہیں انہیں عربی زبان سکھلائی جائے۔ اس عظیم کام کے لیے ایسے ماہرین علماء لغات کی خدمات حاصل کی گئیں جنہیں بیک وقت عربی' فارسی یا عبرانی زبان پر عبور حاصل تھا اور ان کے ذریعے اسلام کا عالمگیر پیغام عجمیوں تک پہنچایا گیا اور عربی زبان کے فروغ کے لیے کوششیں شروع ہوئیں۔ عجمیوں کی وجہ سے عربی زبان میں غیر عربی الفاظ بھی استعمال ہونے لگے اور زبان کو تحفظ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چونکہ عجمی صحیح طرح سے عربی پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے اور اعراب کی غلطیاں کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ضرورت محسوس ہوئی کہ کچھ قواعد و ضوابط مقرر کیے جائیں تاکہ ان کی روشنی میں عربی پڑھی جائے۔ جنہیں آج ہم نحو و صرف کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لہٰذا اس ضمن میں بھی صحابہ کرام اور علماء لغت نے مثالی کردار ادا کیا اور قواعد لغت وضع کیے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ایسا دراز ہوا کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کتب عربی لغت پر لکھی گئیں۔ اس میں عجمیوں نے بھی نمایاں کردار ادا کیا اور معروف کتب تصنیف کیں۔

یوں ہر دور میں نامور علماء کرام نے عربی زبان کے فروغ اور اس کے تحفظ کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کیا اور بہت سی اسلامی حکومتوں نے بھی اس کام میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ دور میں سب سے نمایاں اور قابل قدر کام حکومت سعودیہ کا ہے۔ خاص کر خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنے دور اقتدار میں اس طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ سعودی عرب کی تمام یونیورسٹیوں میں ایک ایسا شعبہ قائم ہے جسے "شعبة اللغة العربية لغير ناطقين بها" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد ایسے لوگوں کو عربی زبان کی تعلیم دینا ہے جو عربی نہیں بول سکتے۔ اس میں دنیا بھر سے طلبہ کو قبول کیا جاتا ہے اور انہیں عربی نہ صرف پڑھائی جاتی ہے بلکہ انہیں عربی بول چال پر مکمل دسترس حاصل ہو جاتی

ہے اور جو طلبہ اس شعبہ میں نمایاں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں ان کو مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے کلیات میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ ان یونیورسٹیوں میں نمایاں طور پر الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ' جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ ' جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض اور جامعہ الملک سعود الریاض شامل ہیں۔

عربی زبان کی ترویج اور اس کے فروغ کے لیے سعودی حکومت مختلف ممالک میں دورہ اللغتہ العربیہ و ثقافتہا" کے نام سے عربی ریفریشر کورس منعقد کرتی ہے جس کا اہتمام یونیورسٹیاں خود کرتی ہیں اور انکے قابل ترین اساتذہ تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ گذشتہ دس سال سے جاری ہے۔ خاص طور پر الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ اس کا خصوصی اہتمام کرتی ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ انڈونیشیا' بنگلہ دیش' سری لنکا' بھارت' ترکی اور بہت سے افریقی ممالک میں یہ سلسلہ جاری ہے اور اس عربی کورس سے وہ لوگ مستفید ہو رہے ہیں جو سعودی عرب یا کسی بھی عرب ملک میں پہنچ کر عربی کی تعلیم حاصل نہیں کر سکے۔ عربی زبان کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے یہ سعودی عرب کی بہت بڑی کوشش ہے۔ پاکستان میں یہ کورس لاہور' اسلام آباد' کراچی' کوئٹہ' پشاور اور فیصل آباد میں منعقد ہو چکے ہیں۔ جس سے اب تک ہزاروں علماء کرام' عربی ٹیچر مستفید ہو چکے ہیں اور سعودی حکومت اس پر کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔

فیصل آباد میں اس کورس کی میزبانی کا شرف جامعہ سلفیہ کو حاصل رہا ہے۔ اس مرتبہ پھر یہ کورس مورخہ ۱۵ جولائی ۹۴ء کو جامعہ سلفیہ میں شروع ہو رہا ہے جس کا اہتمام مدینہ یونیورسٹی کر رہی ہے اور ان کے قابل ترین اساتذہ کرام کا پانچ رکنی وفد مورخہ ۱۰ جولائی ۹۴ء کو فیصل آباد پہنچ رہا ہے۔

علاوہ ازیں سعودی حکومت لاکھوں کی تعداد میں ایسی کتب کی اشاعت اور مفت تقسیم کا اہتمام بھی کرتی ہے جو عربی بول چال اور عربی سیکھنے والے طالب علم کے لیے ازحد ضروری ہیں۔ یہ کتب سعودیہ کی تمام یونیورسٹیوں اور سعودی سفارت خانوں یا سعودی کلچر آفس سے

دستیاب ہوتیں ہیں۔ عربی جاننے کے لیے یہ کتب بہت معاون ثابت ہوتی ہیں۔

خادم الحرمین الشریفین کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ عربی سے واقفیت حاصل کریں کہ یہ ہماری دینی زبان ہے اس ضمن میں دنیا کے مختلف ممالک میں سعودی حکومت نے عربی مدرسین ارسال کیے ہیں۔ جن کے تمام اخراجات حکومت سعودیہ برداشت کرتی ہے۔ یہ اساتذہ سعودی جامعات سے فارغ التحصیل ہیں اور عربی پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ ان کو مختلف سکولوں' کالجوں اور دینی جامعات میں مقرر کیا گیا ہے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مضامین کی تدریس کریں جن سے عربی زبان کے فروغ میں مدد مل سکے۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں یہ سلسلہ جاری ہے اور سعودی عرب حکومت کے مقرر کردہ اساتذہ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور عربی زبان کے فروغ کے لیے یہ سعودی حکومت کا مثالی کردار ہے اور توقع کرتے ہیں کہ خادم الحرمین الشریفین اس کام میں اور وسعت پیدا کریں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ علوم عربی سے مستفید ہو سکیں۔ ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ بحیثیت مسلمان اس ضمن میں اپنا کردار ادا کریں اور عربی زبان کو عام کرنے اور زبان کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے کوشش کریں۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے عربی ریفریشر کورس میں داخلے کے خواہشمند حضرات جلد از جلد رابطہ کریں۔ کیونکہ نشستیں محدود ہیں۔ اس میں فارغ التحصیل علماء کرام' عربی ٹیچر یا کم از کم عربی سے واقفیت رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ کرام تدریسی فرائض سرانجام دیں گے اور نصابی کتب مفت فراہم کی جائیں گی۔